یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ
دیگر خریداران سے ۔۔۔ سے
ششماہی ۔۔۔ ۱۲ ؍
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۲ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۳۷ — جلد ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ بلا واپس ہونگے۔
(۳) مضامین رسد ہر دل پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین مسودات اگر آ سکیں واپس ہو سکیں گے بیرنگ مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔
(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

امرتسر مورخہ ۲ رمضان ۱۳۳۳ء مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

جبلپور کا مباحثہ اور مسافر کا افتراء

(نمبر ۳)

اللہ رے صداقت اور راست بازی ایک ایسا وصف ہے کہ دنیا میں اس کے برابر کا کوئی نہیں سچ ہے سب سے بڑے سچے نے الصدق ینجی والکذب یہلک سچ سے نجات ہوتی ہے اور جھوٹ سے ہلاکت آتی ہے، مسافر کی ہمکو دو باتوں کی ابتدا سے سخت شکایت ہے۔ ایک تو اس بات کی کہ اس نے تحریری مباحثہ سے انکار کیا مگر اخبار میں فریقین کی تقریریں خود بناکر شائع کیں۔ بلکہ رسالہ کی صورت میں بھی مباحثہ شائع کرنے کا اعلان کیا جسپر ہمیں بلکہ ہر ایک سننے والے کو حیرت ہے کہ اگر رسالہ یا اخبار کی صورت میں مباحثہ شائع کرنا تھا تو تحریر کرنے میں کیا حرج تھا بلکہ ضروری تھا کہ فریقین کی تحریریں مصدقہ ہوتیں لیکن چونکہ مسافر کی غرض صداقت و دیانت نہ تھی بلکہ اشاعت کذب و افترا، اس لئے اس نے تحریر سے تو انکار کیا اور اپنے ناظرین کو دھوکہ دینے اور مجلسی ذلت کو بصورت عزت دکھانے کے لئے اپنے ذہن سے مضامین گھڑ لئے جس کی ہمیں شکایت تھی اور بجا شکایت ہے۔ مسافر کی کذب بیانی کا یہ جو تھا نمبر ہے اس میں تو اس نے حد ہی کر دی الغرض مذہبی پیشوا اور اتنا افترا مسافر ہی کا کام ہے۔ لکھتا ہے تیسرے روز بھی مولوی صاحب سے کچھ نہ بن پڑا دہی پہلا سوال رٹتے گئے کہ انسان گر نیک عمل کرے تو کون سے جیل خانہ سے ملیں گے خیر ان کے جوابیں پنڈت جی نے کہا۔

مولوی صاحب کل سے بار بار ایک بات کو رٹ رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ

محال شرط ہی کہیں یہ بات سمجھی ہے کہ یہ کوئی ایسا مشکل سوال ہے جس کا آریہ سماج جواب ہی نہیں دے سکتا۔ بلکہ بالتشریح اسکا معقول جواب دے چکا ہوں۔ لیکن اگر مولوی صاحب کی اس سے بھی تسلی نہ ہوئی ہو تو لیجئے ایسا جواب دیتا ہوں جس سے مولوی صاحب کی زبان ہی بند ہو جائیگی۔ وہ یہ ہے کہ اگر بفرض محال تمام جیوؤں کے عمل نیک ہو گئے اور کوئی جانور نہ بن سکا تو اس سے کیا قباحت لازم آئیگی اور کسے تکلیف ہوگی کیونکہ ایسی صورت میں تو سب جیو مکتی کو پراپت ہو جائیں گے۔ اور جانوروں کے ساتھ ہی کوئی جیو انسانی قالب بھی اختیار نہ کریگا کیونکہ سب ہی کو نجات ہو چکی ہوگی تو پھر دنیا کی ضرورت ہی کیا ہے (مسافر)

اہلحدیث آریہ سماج خصوصاً مسافر کے ہاں چند الفاظ ہیں جو اپنے ٹھیلے پر سے ہیں ان میں کوئی بھی نہ ہوتی تو نہ ضرورت ہے وہ یہ ہیں "معقول جواب دیا گیا" "مشرح جواب دیا گیا" "تسلی بخش دیا گیا" "ناظرین پر اثر بہت اچھا رہا" "مخالف نے ہماری کسی سوال کا جواب نہ دیا" وغیرہ۔ بس یہ الفاظ ہیں جو آریہ لٹریچر میں کثرت سے آتے ہیں جو بحکم ؎

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگویم

ایک کے بعد دوسرا کہے جاتا ہے۔ اب سنئے اصل حال۔ دوسرے روز جو مباحثہ شروع ہوا تو سامعین مستفسار مضامین کے لئے پہلے کے واقعات کا دہرانا ضروری تھا۔ چنانچہ کہا گیا۔ یعنی یوں کہا گیا کہ کل میں نے یوں سوال اٹھایا تھا۔ اس کا جواب یوں ملا مگر اس میں یہ یہ خرابی ہے کہنے اس کو رٹنا کہتے ہیں!! یا قاعدہ فن تقریر کا ملانا۔ اچھا ہم نے وہی سوال رٹا کیا جرم کیا یہ تو تمہارے لئے آسانی ہے کہ ایک ہی سوال کہا جاتا ہے تاکہ آپ بھی اس کے جواب کیلئے بخوبی تیار ہو جاویں۔ سوال کا جواب باصواب نہ ملے تو اس کا رٹنا عیب نہیں۔ جواب معقول نہ دینا عیب ہے۔ آریہ مناظر کا قول گزشتہ پرچے میں ہم نے [illegible] جو جواب کہ [illegible] رکھتا ہے

اور اس پر پچھ میں اپنے جواب کو بالتشریح معقول جواب لکھتا ہے مگر بتلاتا نہیں کہ ن کیا تھا اس کے الفاظ کیا تھے۔ بتلاتے کیا کچھ ہو تو بتلائے بھی۔ ہاں دوسرا جواب جو دیا ہے اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ معقول اور بالتشریح جواب بھی کیسا ہوگا آپ کہتے ہیں:۔

اگر بفرض محال تمام جیوں کے عمل نیک ہو گئے اور کوئی جانور نہ بن سکا تو اس سے کیا قباحت لازم آئیگی؟ اور کسے تکلیف ہوگی۔ کیونکہ ایسی صورت میں تو سب جیو مکتی کو پراپت ہو جائیگی (یعنی نجات حاصل کر لیں گے) اور جانوروں کے ساتھ ہی کوئی جیو انسانی قالب بھی اختیار نہ کریگا۔ (مسافر ۵ جون)

بہت خوب! ہم مانتے ہیں کہ یہی جواب آریہ مناظر نے اپنے استادوں اور مشیروں کی رائے سے دیا تھا مگر اس کا جو جواب ان کو دیا گیا اس کو مسافر نے نقل نہیں کیا۔ اور کیوں کرتا؟ جبکہ صداقت اور دیانت سے مطلب نہیں۔ اچھا مسافر اب سن لے ہم نے اسکا جواب یہ دیا تھا کہ:۔

آریہ مناظر نے ہمارا سوال سمجھا ہی نہیں۔ ہمارا سوال تھا کہ جب ایک سو سال تک انسان نیک رہیں گے تو حیوانی قالب میں نہیں جائیں گے۔ بلکہ حیوان ادھر سے ادھر آوینگے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حیوان انسانی قالب میں آکر انسان تو بنجاوینگے مگر حیوانات نہ ہونے سے انسانوں کو تکلیف ہوگی ناظرین غور کریں کہ مسافر نے جو جواب خود لکھا ہے۔ اس سے یہ سوال اٹھ سکتا ہے یا مضبوط ہوتا ہے؟

مسافر اپنی زبان بند کرنے والے جواب میں کہتا ہے کہ انسانی روحیں جانوروں کے ساتھ ہی سنجات پا جاویگی مگر وہ یہ نہیں سوچتا کہ جب تک حیوانی روحیں ادھر آکر ساری عمر کئی میں نہ گزارینگی سنجات کیسے پاوینگی اور وہ ان کی عمر جو تکمیل میں گزرینگی اس عمر میں وہ حیوانوں کے بغیر کیسے زندگی گزارینگی۔

آؤ ہم تمکو تاریخی تقریر سے سمجھا دیں۔

آج حضرت شاہ کو [illegible] دیجیں جبکہ مرض پھیل گیا

(خواب میں) موجودہ نسل بالکل نیک صالح ہی نہیں بلکہ یا انسان نجات پا گئے اور ان میں سے کوئی ایک بھی حیوانی قالب میں نہ گیا یہی سلسلہ قریباً پچاس برس تک رہا۔ اس عرصہ پچاس سال میں جتنے حیوانات اپنی اپنی قید سے چھوٹ کر آدمیوں کی جگہ حیوانی قالبوں میں کوئی روح نہ جاویگی کیونکہ ادھر کی روحیں ہم اپنی نیک اعمالی کے اس قابل نہیں کہ حیوانی قالب میں جاویں۔ پھر وہ وقت اور وہ زمانہ ہے ہیں جیسا کہ روحیں چھوٹ کر انسانی قالبوں میں آکر آباد ہونگی۔ اس وقت میں ان کی وہ ضروریات جو حیوانوں سے پوری ہوتی ہیں کون پوری کریگا۔ یہ ہے ہمارے سوال کا مطلب جو تمہارے جواب سے بجائے اسکے کہ رد ہو اور مضبوط ہوتا ہے۔

سماجی مترو! یہ ہے مہاشہ مسافر کے معقول اور بالتشریح جواب کا نمونہ۔ اسی لئے وہ جواب کے الفاظ نقل نہیں کرتا بلکہ محض لفاظی سے کام لیکر اپنے ناظرین کو دھوکہ دیتا ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ مسافر میں یہ کمال ہے کہ اپنا ضعف ظاہر کرنے کی بجائے فریق مخالف کا ضعف دکھایا کرتا ہے اسی اصول سے مسافر لکھتا ہے:۔

اس جواب (جس کا ذکر اوپر ہوا ہے) کو شرح سمجھانے کے بعد آپ نے اس غلط ترجمہ کی غلطیاں بتلائیں جو مولوی صاحب نے ایک وید منتر کا اردو ترجمہ یا دری بجا شیہ بحوالہ پیش کیا تھا اور اتھرو وید پیش کر کے مولوی صاحب کو چیلنج دیا کہ وہ اس میں سے ایک منتر تو ایسا پیش کریں جس میں انسانوں کو گناہ کی ترغیب دیگئی ہو۔ برخلاف اس کے آپ نے قرآن سے بہت سی آیات پڑھکر بتلایا کہ اسلام نے کس طرح کھلم کھلا لوگوں کو گناہوں کی ترغیب دی ہے۔ (مسافر)

اہلحدیث کس قدر جھوٹ اور دھوکہ ہے انکی کیم ہم سراپا حیرت ہو جاتے ہیں۔ جب کسی قدر بیباک ہو کر جھوٹ بولتے دیکھتے یا سنتے ہیں۔

اس واقعہ کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۰ جولائی میں ہو چکا

ہے۔ جس کی اصلیت معرض بیان میں کر ہی نے بھوڑا کا مصنف سوامی دیانند ہے۔ اتھروید کے اس مضمون کے منتر کا ترجمہ سنایا کر وید میں بداخلاقی کی وجہ سے سوامی قابو میں آ جاتی ہے۔ اسپر آریہ فریق نے اعتراض کیا کہ یہ کتاب وید نہیں اسلئے اس کا حوالہ پیش نہیں ہو سکتا۔ میں نے جواب دیا کہ یہ کتاب وید نہیں مگر اس میں وید منتر کا ترجمہ ہے جو سوامی دیانند نے لکھا ہے چنانچہ صدر جلسہ نے فیصلہ میرے حق میں دیا اور آریہ پر ذلت طاری ہوئی مگر مسافر کیسا الٹا چلتا ہے کہ ہم نے منتر مانگا تو منتر سنانا معلوم نہیں کون سا منتر مانگا تھا۔ وہ ہی منتر جو بنگالی بابو جھوٹ منتر کیا کرتے ہیں یا کوئی اور ہے؟

مسافر کی صداقت دیکھئے لکھتا ہے کہ ہم نے یہ مطالبہ کیا کہ ایسا منتر دکھاؤ جس میں انسانوں کو گناہ کی ترغیب دیگئی ہو۔ بھلا یہ مطالبہ کیوں کیا کسی نے کہا تھا کہ ویدوں میں گناہ کرنے کی ترغیب دیگئی ہے ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ محض بہتان اور صرف افترا ہے ...... اسی طرح مسافر کا یہ لکھنا بھی محض جھوٹ ہے کہ قرآن نے کھلم کھلا لوگوں کو گناہوں کی ترغیب دی ہے۔ مسافر اگر سچا ہے تو ہمیں ایک آیت ایسی بتلائے جو گناہوں کی ترغیب دیتی ہو مگر بتلانے سے پہلے **ترغیب** کے معنے کسی اردو دان سے پوچھ لے۔

اسی حوصلہ پر مسافر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب نے جواب نہ دیا اور فضول شعر گوئی میں وقت کھو دیا آہ! افسوس مباحثہ کا تحریری ہونا آریوں نے مان لیا ہوتا تو معلوم ہو جاتا کہ فضول وقت کس نے کھویا

عربی میں مباحثہ مسافر اپنی عادت کے مطابق شیخی بگھارتا ہے کہ ہمارے پنڈت جی نے عربی مباحثہ کا چیلنج دیا بلکہ گفتگو شروع بھی کر دی۔ (۱۸ جون صفحہ) ماشاء اللہ آریہ اور عربی! ہاں صاحب ہم بھی مانتے ہیں کہ آپ کے مناظر نے عربی میں گفتگو کی تھی مگر آپ کو شاید وہ الفاظ یاد نہیں جو ہمیں یاد ہیں۔ آپ کے مناظر صاحب اپنی لیاقت اور تہذیب دکھلانے ... حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم) سے بھی عربی اچھی جانتا ہوں۔ اسپر تو لوگوں نے قہقہہ لگایا اور بعض لوگوں کو طیش بھی آیا یہاں تک کہ پولیس افسر کو مداخلت کر کے آریوں کو فہمائش کرنی پڑی تو میں نے صدر جلسہ کو کہا کہ آپ اس گفتگو کو دیکھئے کہ ایک ہندی شخص دعوے کرتا ہے کہ میں پیدائشی عرب سے عربی زبان اچھی جانتا ہوں۔ اگر جانتا ہے تو اچھا عربی میں گفتگو ہو جائے۔ میں ابھی اس گفتگو میں صدر جلسہ سے مخاطب تھا تو آریہ مناظر نے اپنے لڑکپن کے جوش میں ایک عربی فقرہ بول دیا جس پر تمام عربی دان بیساختہ ہنس پڑے اور آریہ مناظر کو بغیر میری سفارش کے سند عربیت عطا کر دی وہ فقرہ کیا تھا یہ تھا:۔

"قل یلسان عربیۃ"

مسافر کے ایڈیٹر کی جانے بلا اس فقرہ میں کیا بلاغت بھری ہے۔ ہاں اگر وہ اس کی مثال سننا چاہتا ہے تو اس کو بنگالی شاعر کا ایک اردو شعر سنا دیں جو آریہ مناظر کے عربی فقرہ کے مشابہ ہے۔ ذرا غور سے سنئے:۔

بنگالی شاعر ایک دفعہ پٹنہ میں آیا تو گرمی کی سختی کی شکایت اپنے باپ کو لکھتا ہے:۔

او باپ رے اس دیش میں جو گرمی ہے گرتا
یا پنکھا دن طرح تھی لوگ بیٹھتے ہیں

سخت افسوس مسافر کو اپنی کرتوت اور لیاقت کا علم نہیں یا دانستہ چھپاتا ہے کہ اس نے مسلمانوں کی کس قدر دل آزاری کی کہ ایک لونڈا جو درود کا لفظ (صلے اللہ علیہ وسلم) بھی صحیح نہ پڑھ سکتا ہو جس کی شہادت حاضرین جلسہ خوب دے سکتے ہیں بھری مجلس میں محض دل آزاری کے لئے یہ کہے کہ میں حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بھی عربی اچھی جانتا ہوں۔ مسافر کو اس لغو اور جھوٹ کی تو شکایت نہ ہو مگر مسلمان جب آں حضرت کے نام مبارک پر بحکم مذہب درود شریف پڑھیں تو مسافر کہے کہ مسلمانوں نے شور مچا دیا۔ چنانچہ کسی بیان سے مسافر لکھتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

بس پنڈت جی کی زبان سے یہ فقرہ نکلا کہ میں عربی حضرت محمد صاحب سے اچھی جانتا ہوں نکلنا تھا کہ کئی حاضرین میں جس قدر مسلمان بیٹھے تھے سب نے آواز بلند آں حضرت پر درود پڑھنا شروع کر دیا۔ بعض نے زور زور سے آریہ مناظرین کو گالیاں دینی شروع کیں یہاں تک کہ مسٹر منظور احمد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی جو بغرض انتظام پلیٹ فارم پر بیٹھے تھے اپنے دلی جذبات کو نہ دبا سکے اور آریہ مناظر کی طرف مخاطب ہو کر زور سے بولے کہ آپ ہرگز ایسا نہیں کہہ سکتے (۱۸ جون صفحہ)

ناظرین! مسافر کا جھوٹ ہی نہیں ظلم دیکھئے کہ آریہ مناظر اتنی غلط بیانی بلکہ دروغگوئی اور دل آزاری کرے اسپر مسلمان اپنے مذہب کی ہدایت کے مطابق آنحضرت کا اسم مبارک سنکر درود پڑھیں تو مسافر کو اس کی بھی شکایت ہو اور پولیس افسر بطور انتظام یہ کہے کہ ایسا مت کہو تو صرف مسلمان ہونے کی وجہ سے اس کی بھی شکایت کرے۔ خدا جانے اس تعصب اور جھوٹ کی سزا اس کو کس جون میں ملیگی۔

ہم سچ کہتے ہیں مسلمان پولیس افسر کی بجائے کوئی ہندو ہوتا تو آریوں کی دل آزاری کی وجہ سے بجا قانونی سلوک کرتا۔ مگر مسلمان افسر نے غالباً یہ خیال کیا ہوگا کہ یہ لوگ اپنے اعمال کو نہیں دیکھینگے یہی کہیں گے کہ پولیس افسر نے مسلمان ہونے کی وجہ سے ایسا کیا۔ غرض اس قدر دل آزاری پر بھی مسلمانوں کا صبر اور حوصلہ کرنا اس کی وجہ بجز اس کے نہ تھی کہ مسلمان انتظام امن کے ذمہ وار تھے اور پولیس افسر بھی مسلمان تھا۔ آہ ے

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
اُن میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

ایک اور کذب بیانی مسافر نے یہ بھی غلط لکھا ہے کہ میں نے آخری تقریر میں یہ اعتراض کیا تھا کہ کوئی شخص چاہے [illegible] نیوگی ہو آریہ اس کی شادی نہیں کرتا مگر مسلمان کر دیتے ہیں۔

اس بیان میں بھی ایک جھوٹ ہے۔ میں نے یہ اعتراض آخری نہیں کیا تھا مگر درمیان میں کیا تھا

اعتراض کی نوعیت بھی یہ نہ تھی بلکہ یہ تھی کہ آریہ مسافر نے ویدک دھرم کی عالمگیری پر تحریر کیا تھا۔ تو میں نے کہا ویدک دھرم میں عالمگیری ہوتی تو آج جو شدھی کے مسئلے کو رواج دینے میں آریوں کو دقت پیش آرہی ہے یہ پیش نہ آتی بلکہ ہندو آریہ بالاتفاق بخوشی پونر ملاپ اور سنگٹھن خاطر ان کو اپنے اندر لیتے جس کا طریق یہ ہوتا کہ اُن کا نکاح اپنے اندر کرتے جیسا کہ مسلمان کرتے ہیں۔ بجائے اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ مہاشہ دھرم پال (غازی محمود) جیسے ودوان آریہ کی بھی شادی نہیں ہوئی[1]۔ اس عدم رواج ہی سے بآسانی ثابت ہوتا ہے کہ ویدک دھرم میں کبھی بھی اس کا رواج نہیں ہوا کہ غیروں کو اپنے اندر لے جس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ویدک دھرم کو عالمگیری دعویٰ بھی سمانہیں۔ مضمون کی شکل بدل کر لکھنا ہے کہ وہی کون دھرم ہے؟ (باقی باقی)

رمضان شریف

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

مسلمانوں کا سرور جہان جس کی آمد آمد سال بھر رہتی ہے آخر آگیا اور خوب چمک دمک اور شان و شوکت سے آیا جس نے مسلمانوں کے منہ سے کہلوایا ؎

اے آمدنت باعث آبادی ما

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں ہر نیک کام کے لئے کمر ہمت باندھا کرتے تھے۔ خیرات اتنی کرتے تھے کہ گویا آندھی چلتی ہے کالریح المرسلۃ۔ اس مہینے میں روزہ کی وجہ سے تکلیف تو بیشک ہے مگر جو اس کا فائدہ اور جلد ہے اس کا اندازہ کرے یہ تکلیف بالکل ہیچ ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ اس گرمی کے موسم میں رمضان کے امتحان میں کامیاب ہوں۔

انجمن اسلامیہ امرتسر نے گزشتہ سال علمائے امرتسر کو بلا کر رمضان کے متعلق تجویزات پوچھی تھیں کہ کیا کیا جائے کہ مسلمان لوگ رمضان کی عزت کریں باتفاق رائے یہ تجویز پیش ہو کر پاس بھی ہو گئی کہ علما مجتمع ہو کر شہر کے مختلف محلوں میں وعظ کریں جس میں رمضان شریف کے فضائل بیان کریں اور لوگوں کو ترغیب دیں کہ رمضان شریف کی عزت کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جن جن محلوں میں وعظ ہوئے اُن لوگوں نے خود بخود انتظام کیا علما نے فی سبیل اللہ وعظ فرمائے اس میں انجمن کا نہ خرچ ہوا نہ حرج۔ لیکن اس دفعہ اس کام کی طرف مطلق توجہ نہیں کی گئی حالانکہ گزشتہ سال کے تجربہ سے چاہئے تھا کہ اس دفعہ زیادہ رونقوں تک یہ چرچا ہوتا۔

اہل شہر کو انجمن اسلامیہ کے قابل قدر صدر خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ اور لائق عزت سکرٹری میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ اور اس کے مذہبی خیال کے ممبر حاجی نظام الدین صاحب اور بابو نظام الدین صاحب وغیرہ آنریری مجسٹریٹان کی شکایت ہے اور بجا شکایت ہے کہ باوجودیکہ یہ صاحب مذہبی خیال کے ہیں۔ تاہم انہوں نے اس ضروری کام کا خیال نہ کیا۔ جو لوگ علما کو بدنام کیا کرتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کے کسی مشترک کام میں مجتمع نہیں ہوتے گزشتہ سال کے اجتماع علما نے اُن کو کافی جواب دیدیا تھا۔ البتہ اس سال انجمن کی غفلت سے یہ سوال مضبوط ہو گیا کہ معزز دنیا دار دین کے کاموں کی پرواہ نہیں کرتے۔ انا للہ۔

اہل حدیث کے متعلق اطلاع

یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس مہینے میں اپنے مزدوروں اور نوکروں کے کام میں تخفیف کیا کرو۔ اس لئے اہلحدیث خود بھی تخفیف کرتا ہے اور اپنے مالکوں سے تخفیف کی امید رکھتا ہے لہذا حسب معمول اس مہینے میں ہر ہفتہ بجائے ۱۲ صفحوں کے ۸ صفحات پر اخبار نکالا کریگا انشاء اللہ۔

مولانا بٹالوی کا وہم

اہلحدیث مورخہ ۱۱ جون میں مولانا بٹالوی سے مباحثہ کا مضمون درج ہو چکا ہے احباب کو فیصلہ کا انتظار ہوگا ان کی آگاہی کیلئے لکھتا ہوں کہ میری آخری مضمون مورخہ ۲ مئی کا جواب ۲۶ جولائی تک نہیں آیا بذریعہ منصف تقاضا کیا گیا ...

قادیانی مشن

قیصر جرمن کا اسلام

اور

ہندی مسلمانوں کا خیال خام

اس عنوان سے بدخواہ اہل اسلام قادیانی اخبار الفضل نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس نے مسلمانوں کو بدنام اور گورنمنٹ کی نگاہ میں متہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے آج ہم نے اپنی عادت کے خلاف اس کو نام کے ساتھ بدخواہ اہل اسلام کا لقب دیا ہے۔ ہم اس طریق کو نہایت ہی مکروہ جانتے ہیں کہ کوئی شخص یا فرقہ اپنے دینی یا ملکی بھائیوں کی بدخواہی میں یہاں تک ترقی کر جائے کہ نامجالانہ طریق سے حکام کے کانوں میں ان کی برائی ڈالے اور آپ خیرخواہ بنے۔ یہ وصف خاص قادیانی گروہ میں زیادہ ہے۔ اللہ یجزیہم بما کانوا یعملون۔

الفضل نے عنوان مذکورہ بالا کے نیچے مسلمانوں کے غلط عقائد بقول خود بیان کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ:

ایسی غلط عقائد و خیالات کے تحت میں اکثر مسلمان یہ بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین ہیں اور ترکوں کی قوم ہی مسلمانی کا زندہ نمونہ حالانکہ فی الواقعہ ایسا نہیں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود (مرزا) نے آج سے سترہ اٹھارہ برس پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر مسلمانوں کے اس ظلم خیالی کو پاش پاش کیا۔ ترکوں کی افسوسناک اندرونی حالت اور بصورت عدم اصلاح اُن کے پُرخطر مستقبل کی خبریں دیں جن کی تعبیر جو ایک ایک کر کے سچی نکلیں اور آج تک برابر ان کی تصدیق ہو رہی ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے خدا کے اس پاک فرستادہ کی قدر نہ کی اور ہنسی ہی اڑاتے رہے یا حسرۃ علی العباد (الآیہ) آخر دسمبر میں دولت عثمانیہ میں سخت بدنظمی و بے ربطی واقع ہوئی ایک انقلاب عظیم ہوا پایہ اس کا تاجدار ان دہ تاجدار جس کی حکومت مکی بھی ساتھ ہی ... یورپ تک کے دلوں میں دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ اسی بدنامی اور غداری کے طوفان بے تمیزی میں

[1] غازی محمود دھرم پال نے مسافر کو نکاح بیگان اور نیوگ پر مباحثہ کا نوٹس دیا ہے۔ مگر مسافر سے امید نہیں کہ یہ چیلنج قبول کرے۔ (ایڈیٹر)

ایک وہ تحت سلطنت ہے آثار کردہ میں سے کسی کو کیا گیا۔ ہمت پرستوں، غیرت کے دعویداروں اور انقلاب پسندوں نے اپنے جوش جنون میں وہ وہ حرکتیں روا رکھیں کہ بخدا اُن کے ایمان کی قلعی ہی اکھڑ گئی اور کفر بھی ایسی کہ پھر شاید ہی بن کر [illegible] کچھ کھول ہوا۔ خدا کے اس ور کو جھٹلانے اس کے منہ سے نکلی ہوئی خدا کی باتوں پر اظہار شقاوت و شرارت تمسخر اڑانے اور خدا کے آسمانی کی قدر نہ کرنے سے۔ حالانکہ ترکوں اور ان سے بھی زیادہ مسلمانان ہند کو عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا یہ اچھا موقعہ تھا کہ اس سے بہتر ہونا مشکل ہے۔

× × × ×

جرمن نے ترکوں یا ساری اسلامی دنیا کو دھوکے سے غار ہلاکت میں دھکیلنے کیلئے جہاں اور کئی طرح کے جال بچھائے۔ از انجملہ ایک چلتا ہوا جادو یہ بھی کیا کہ خود قیصر اور اس کے بہت سے جوان ہر دو جھوٹ موٹ اسلام کا دم بھرنے لگے۔ اب تو نام نہاد مسلمانوں کی خوشی کا کیا ٹھکانا تھا۔ پھولے نہ سماتے تھے جگہ جگہ بڑے مسرت کے لہجے میں قیصر اور اس کے ساتھیوں کے اسلام لانے کا چرچا ہونے لگا اچھے اچھے سنجیدہ و متین جرائد تک تھے اس موقعہ پر کمال سادہ لوحی سے باور کر لیا کہ واقعی جرمن مع اپنے تاجدار کے مشرف باسلام ہوگئے اور ہو رہے ہیں ہوتے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر ذرا سا بھی فہمی و تدبر سے کام لیتے تو بالکل صاف بات تھی کہ اگر فی الحقیقت ان مسلم نما دشمنان اسلام کے دلوں میں کچھ بھی ادب و احترام اس دین متین کا ہوتا تو ہرگز وہ ایسا [illegible] ہو تو اس کے اظہار کا اختیار نہ کرتے نہ ان مظالم کو روا رکھتے جو خود اصول و احکام اسلام کے سراسر خلاف ہوں اور یہ سمجھنا تو خاص نور ایمان اور بصیرت فراست ملی والوں کا ہی حصہ ہو سکتا تھا کہ خدا نے اسلام کی غیرت کب گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی ایسی حالت میں اس کا دین قبول کرے جس سے آئندہ کسی وقت وہ اس پر اپنی عنایت و احسان جتا سکے۔ خدا کا دین تو ہمیشہ کمزوروں سے شروع ہوتا انشاء اللہ تعالیٰ کی [illegible] سے تقویت پاتا ہے۔ وہ [illegible] اور اس کی وجہ سے ان کو بھی ستانے کی سر توڑ کوششیں کرتی ہے مگر وہ بچاؤ کبھی ہوا اور یہ برابر فروغ پاتا اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تا اہل بصیرت کیلئے ایک زبردست نشان ہو کہ خود بکر ان فوق العادت طاقت ہے جو اس کی مدد پر ہوتی اور جس سے حمایت حق کیلئے غیرت دکھلاتی رہی ہے ہم کسی پر بدظنی نہیں کرتے اور نہ دوسرے کی نیت پر حملہ کرینگے کسی کو حق ہی کب پہنچتا ہے۔ دلوں کا حال تو علام الغیوب ہی جانتا ہے۔ مگر اسباب ظاہری کے نظر کرتے ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ترکوں کا کلمہ بھرنے اور جرمنوں کی مسلم نمائی کو آسمان پر چڑھانے میں ہمارے بہت سے بھولے بھائیوں نے بلاشبہ عملی جہت سے کام لیا ہے۔ لیکن شکر ہے کہ اب اُن میں سے جو سنجیدہ و دور شناس ہیں رفتہ رفتہ ان غلط خیالات سے رجوع کرتے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب سے لندن کے ٹائمز جرائد مثل مورننگ پوسٹ و نیر ایسٹ وغیرہ نے حقیقت حال پر سے پردہ اٹھا کر قیصر کے اسلام کی قلعی کھول دی ہے تب سے مسلمانان ہند کے مولوی پیچھے کیا المنبا پایہ قومی آرگن بھی مانتے جاتے ہیں کہ واقع میں یہ ساری قیصر کی عیاریاں اور جالبازیاں ہیں۔ ورنہ اسلام کو ان حرکات سے کیا تعلق جبکہ ارتکاب وہ اور اس کی سپاہ قریباً سال بھر سے میدان کارزار میں کر رہی ہے۔" ([illegible] جون)

اہلحدیث:- ہم اس بیہودہ گوئی کا کیا جواب دیں جو الفضل نے مسلمانوں کے ذمہ ناحق لگائی ہے۔ الفضل کا فرض ہے کہ وہ بتلائے کس سنجیدہ اسلامی اخبار نے لکھا ہے "جرمن مع اپنے تاجدار کے مشرف باسلام ہوگئے اور ہوتے ہوتے جاتے ہیں"!

ہاں یہ خبر ضرور آئی تھی وہ بھی انگریزی اخباروں کے ذریعے کہ جتنے جرمن فوجی افسر ترکی فوج میں ملازم ہیں اُنہوں نے اپنی وردیوں پر کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ لکھا ہوا ہے۔ البتہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہے یا نہیں انگریزی اخبارات کا ایسا بیان تھا مگر تو کسی اسلامی اخبار نے تصدیق کی نہ کسی مسلمان نے اس کو اور کہا کہ جرمن قوم اپنے بادشاہ سمیت مسلمان ہوگئی ہے۔

باقی رہا آپ کا ترکوں پر غصہ ہونا سو اس کی وجہ اگر یہ ہوتی کہ وہ آجکل باوجود گورنمنٹ سے برسر جنگ ہیں تو پولیٹیکل نقطہ خیال میں ہم کچھ کہہ سکتے تھے مگر وجہ الفضل نے بھی کہی ہو وہ اس سے بالاتر ہے ہم کیا ہر ایک [illegible] اس کو نہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کیا ہی مزے کی بات ہے کہ ترکی [illegible] (ترکی حکومت) کی [illegible] اور (مرزا) کو جھٹلانے وغیرہ سے بگڑ گئی ہے۔

کیا ہی لطف کی بات ہے کہ جو سلطنتیں آج معراج ترقی پر ہیں یہ سب مرزا صاحب کی امت ہیں۔ شاید اسی لئے مرزا صاحب نے ان کو یاجوج ماجوج اور دجال لکھا تھا۔ (حمامۃ البشری) کیا خوب ہے ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

بلب گڑھ میں قادیانیوں کی شکست

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث مدظلہ العالی السلام علیکم۔ چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور کا موقع دیجئے۔

یہاں فرقہ قادیان عرصہ دراز سے [illegible] کو طرح طرح کی باتیں بنا کر اپنے فرقہ میں لانا چاہتے تھے۔ خصوصاً آجکل اتنا شور مچا رکھا تھا کہ الامان والحفیظ نیز بہت جلدی جلدی مناظرہ کو چیلنج دیتے رہتے تھے اور [illegible] کہ انجمن اسے روپیہ شرط کیا [illegible] تکمیل ہو رہا تھا جس کو دیکھ دیکھ کر بہت سے سادہ دل مسلمانوں کا عقیدہ انکی طرف ہو گیا تھا بلکہ چند افراد ان کے فرقہ میں داخل بھی ہوگئے تھے اور بعض تیار تھے جب مسلمانان بلب گڑھ نے یہ دیکھا تو انہوں نے [illegible] کوشش سے جناب مولوی حافظ شیر احمد صاحب [illegible] کو بلوایا۔ آپ کے یہاں چند وعظ ہوئے جن کے اندر آپ نے اس فرقہ کی تردید کی۔ یہ دیکھ کر قادیانیوں نے [illegible] حافظ [illegible] صاحب کو مناظرہ کیلئے بلایا اور [illegible] تاریخ [illegible] جون ۱۹۱۵ء وفات مسیح [illegible] دوسرے دن کے ساتھ مناظرہ ہوا جس میں خدا کے فضل [illegible]

* یہ کیا محاورہ ہے؟ (اہلحدیث)

اہلسنت والجماعت نے فتح پائی اور اس فرقہ نے شکست فاش کھائی اور بہت سے ایسے لوگ جو اس فرقہ میں شامل ہو گئے تھے تائب ہو کر رجوع الی الحق ہو گئے اور تمام اشخاص کا عقیدہ درست ہو گیا۔ الحمد للہ۔

راقم ابو محمد عبد الجلیل عارف [illegible] مدرس مدرسہ سلطنت الاسلام [illegible] ضلع گوجرانوالہ۔

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۳

بابت اجماع

مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری کی تحریر فرماتے ہیں مسئلہ اجماع میں کا مذاکرہ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اہلحدیث میں کیا ہے دیکھا مسئلہ اجماع کراتے ہوئے گو بہت سی شقیں [illegible] رہ گئیں مگر بہتر ہے تحقیق علماء کرام حیثیت [illegible] ان کی وجہیں گو متعدد ہیں مگر [illegible] کرنے [illegible] کیا گیا ہے [illegible] ایک نہایت ہی آسان شریعت ہے جس کی صورت [illegible] قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں جیسے [illegible] الذین [illegible] [illegible] اللہ [illegible] [illegible] اور اجماع جس کو حجت شرعیہ قرار دیا جاتا ہے اس کی تعریف جو کتب اصول میں لکھی گئی ہے اس کی رو سے اجماع کے وجود کا علم سخت مشکل و دشوار ہے بلکہ اس تعریف کے بموجب حجت شرعیہ کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے کتب اصول میں اجماع کی تعریف یہ لکھی گئی ہے کہ کسی عصر کے کل مجتہدین امت مرحومہ کا [illegible] علی الاطلاق یا ایک عصر کے کل مجتہدین امت مرحومہ کا علی الاطلاق کسی امر شرعی پر اتفاق کرلیں۔ پس اگر وہ امر شرعی امر غیر اجتہادی ہے تو اس پر کل امت مرحومہ کا اور امر اجتہادی ہے تو کل مجتہدین امت مرحومہ کا اتفاق شرط ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے اتفاق کے علم کیلئے امور ذیل کا علم ضروری ہے۔ اولاً ایک عصر کے کل اعیان امت مرحومہ علی الاطلاق یا ایک عصر کے کل اعیان مجتہدین امت مرحومہ [illegible] علی الاطلاق ثانیاً ان میں سے ہر ایک کی بابت اس امر [illegible] ان میں سے کسی ایک [illegible] دوسروں کی رائے سے بعض اپنی رائے سے رجوع کرنا اور اس میں کون شک کرسکتا ہے کہ ان امور میں سے ہر ایک کا علم کس قدر مشکل و دشوار ہے۔ اور جب ان امور میں سے ہر ایک کے علم کی دشواری کا یہ حال ہے تو اتفاق مذکور کے علم کی دشواری کے حال کا کیا کہنا ہے اور جب اتفاق مذکور کے علم کی دشواری کا یہ حال ہے تو اجماع جو اسی اتفاق کا نام ہے اس کے وجود کا علم کیونکر سخت مشکل و دشوار نہ ہوگا تاہم یہیں سے کہا گیا ہے من ادعی الاجماع فہو کاذب۔ الحاصل حسب تعریف مندرجہ کتب اصول اجماع کے وجود کا علم سخت مشکل و دشوار ہے پس سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی مشکل و دشوار چیز اس آسان شریعت میں کیونکر حجت شرعیہ قرار دی جاسکتی ہے۔ میں ایک مدت سے اس مسئلہ اجماع پر غور کرتا ہوں مگر اب تک اس نتیجہ پر نہیں پہنچا کہ اجماع بھی اس شریعت سہلہ میں کوئی حجت شرعی قرار دیا گیا ہے۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ کتب [illegible] میں تو بہت سے مسائل کی بابت لکھا ہوا ملتا ہے کہ ان پر اجماع ہے لیکن اس کا پتہ نہیں چلتا کہ ان مدعیان کو امور مذکورہ بالا کا علم کیونکر ہوگیا۔ اور کتب اصول میں اجماع کے حجت شرعیہ ہونے پر بہت سے دلائل عقلیہ نقلیہ بھی پیش کئے گئے ہیں لیکن بعد غور کے [illegible] ان کے سوا اور کچھ ان سے ظاہر نہیں ہوتا۔ اور بعض بعض کتب اصول میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اجماع صحابہ بلا خلاف حجت شرعیہ ہے لیکن یہاں پر بھی یہی سوال ہوتا ہے کہ ان مدعیان کو امور مذکورہ کا علم کیونکر ہوگیا حالانکہ ابھی تک تو اعیان صحابہ ہی کی نسبت فیصلہ نہیں ہوا ہے کوئی ان کو اس قدر بتاتا ہے اور کوئی اس قدر اور کوئی ایک شخص کو صحابی بتاتا ہے اور دوسرا اس کی صحابیت سے انکار کرتا ہے۔ الغرض ابھی تک تو امر اول یعنی کل اعیان صحابہ ہی کا علم مشکل ہے چہ جائیکہ دیگر امور مذکورہ بالا کا علم [illegible] آثار [illegible] میں زہری کا اثر [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یجمع القرآن [illegible] مرقوم ہے [illegible] العلماء سوا عمر جمیعا [illegible] کلیۃ کما حفظہ [illegible] الصحابۃ وتفرقہم فی البلاد [illegible] کان لابد فی کل واحد منہم [illegible] ولم یکن جمع فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الی غایۃ البعد فی العادۃ

اور واضح ہے کہ [illegible] اس لئے کہا [illegible] وہی اجماع [illegible] ہے جس کی کوئی اصل کتاب و سنت سے نہ ہو۔ بلکہ اس کی بنا بعض آثار غیر معصومین پر ہو اور جس کی کوئی اصل کتاب و سنت سے ہے اس کے ماننے میں کسکو عذر ہوسکتا ہے۔ اگر چہ وہ اجماع کیوں نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مسئلہ اجماع ایک معرکۃ الآراء بحث ہو رہا ہے۔ مگر چونکہ میں اس وقت سخت متردد ہوں اس لئے صورت استفسار میں لکھتا ہوں۔ آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مطلع فرمایا تو میں مسئلہ مذکورہ میں نیز مسئلہ اتباع سلف صالحین میں مبسوط تحریر کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (عبد اللہ)

اڈیٹر: مسئلہ اجماع کی اہمیت کو مد نظر رکھکر ہر اہل علم سے عرض ہے کہ اس کے متعلق حسب منشاء سائل باقاعدہ جواب دیں۔ امید ہے رمضان میں اس کی کسر نکل جائیگی۔

نجیب آباد میں مسلمانوں کے مقابلہ سے آریوں کا فرار

نجیب آباد میں ہندوستان بھر کے مشہور مناظر آریہ جمع ہوئے تھے اور سب کے سب مقابلہ [illegible] کرتے رہے ان میں سے کسی کو بھی ہمت نہ ہوئی کہ ایک مسلمان کے مقابلہ پر میدان میں آتا اور اپنے عقیدہ تناسخ کو دلائل عقلی سے ثابت کرتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اول خود ہی چیلنج دیا جب مولوی ثناء اللہ صاحب نجیب آباد مقابلہ پر آئے اور مسئلہ تناسخ پر بحث کرنا طرفین سے منظور ہوگیا اور مباحثہ کے شرائط طے ہو چکے تو پھر خوف زدہ ہوکر بہانہ بنایا کہ تناسخ کے مسئلہ پر معقولی مباحثہ نہ کریں گے بلکہ منقولی مباحثہ ہوگا۔ اور جب دیکھا کہ اس طرح بھی جان نہیں بچیگی تو سرے سے ساری شرائط طے شدہ کو کالعدم کردیا اور عجب ہے کہ یہ کہتے ہوئے کسی کو شرم نہ آئی کہ ہم کسی شاستر وغیرہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ آریوں کی اس گریز کے جو کچھ بھی نتائج ہیں وہ یہ ہیں کہ ان لوگوں سے مسئلہ تناسخ پر ہمیشہ عقلی دلائل سے مباحثہ کیا جائے کوئی مباحثہ تقریری نہیں کرنا چاہئے بلکہ مباحثہ تحریری کیا جائے مقابلہ پر اگر بہت سے جمع ہو جائیں تو گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ اور خوش ہونا چاہئے۔ نجیب آباد میں آریوں کی شکست اور [illegible] کا نمونہ اور [illegible]

[illegible] اجماع کی صحت [illegible] ہر مسئلہ پر متفق دلائل [illegible]

جماعت کا ایک مسلمان کے مقابلہ سے فرار ہونا نجیب آباد میں بڑا جبرت انگیز اور عبرت خیز واقعہ تھا آریوں نے مسلمانوں کے مقابلہ سے دو گریز کیا اور اپنے جلسہ میں سنا ہے کہ مسلمانوں کو اور اُن کے مذہب کو گالیاں دے دیکر اپنا دل ٹھنڈا کیا۔ ایک ذرا سی شرم کی یہ حرکت اور بھی زیادہ حقیقت پر روشنی ڈالنے والی ہے افسوس کہ کسی مسلمان کو انہوں نے اپنے جلسہ میں بولنے کا موقع نہ دیا مجبوراً مسجد جالی بروز جمعہ جامع مسجد میں مولوی اکبر شاہ صاحب نے ایک دلچسپ لیکچر دیا اور آریوں کے اُن تمام اعتراضات کا جواب مسلمانوں کو ایک ایک کر کے سنا دیا جو آریوں نے اپنے لیکچروں میں بیان کیے تھے۔

(راقم محمد سلیمان خان نجیب آباد)

مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی جواب دیں

جناب مولوی صاحب السلام علیکم۔ عرصہ سے مجھے ایک سوال کھٹک رہا ہے جو آج بذریعہ اخبار اہلحدیث اخراجات سوالات و جوابات کیلئے موضوع و موزون ہے۔ عرض کر کے جواب کا امیدوار ہوں۔

عرصہ ہوا قادیان کے اخبار الحکم میں آپ کی بابت ایسے طریق سے ایک مضمون نکلا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں۔ چنانچہ الحکم کے الفاظ یہ ہیں:۔

مولوی ابو رحمت صاحب نے عرض کی کہ حضور میرے واسطے دعا فرمائی جائے۔ پیشتر تو میری زندگی اور رنگ میں تھی مگر اب جب سے میں نے علی الاعلان حضور کے عقاید کی اشاعت اپنا فرض مقرر کر لیا ہے تو میری برادری بھی مخالف ہو گئی ہے اور دو بیٹے آزار ہے اور عام طور سے لوگ بھی مجلسوں میں کم آتے ہیں۔

اس پر حضرت اقدس (مرزا صاحب قادیانی) نے فرمایا کہ آپ صبر سے کام لیں اور استقلال رکھیں۔ آپ دیکھیں گے کہ پہلے سے بھی زیادہ لوگ آپ کی مجلسوں میں جمع ہونگے اور رسالہ کی مشکلات دور ہو جاوینگی ایسے مشکلات کا آنا ازبس ضروری ہوتا ہے (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۶ ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء)

ہر ایک کا حق ہے کہ جو چاہے مذہب اختیار کرے اس لئے میں آپ پر یہ اعتراض نہ کرونگا کہ آپ قادیانی کیوں بنے۔ ہاں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ عبارت جو لکھی گئی ہے۔ (۱) کیا آپ کے حق میں ٹھیک ہے یا اڈیٹر الحکم کا افترا ہے (۲) اگر ٹھیک ہے تو کیا آپ آج تک اسی مذہب اور اعتقاد قادیانی پر قائم ہیں یا تائب ہو چکے ہیں چونکہ آپ ایک یمن اجبرا را مام ہیں۔ اس لئے میں نے سوال جو عام شکل میں آپ سے کیا ہے۔ امید ہے آپ اس کا جواب بھی اسی طرح اخبار اہلحدیث کے ذریعے عنایت کریں گے۔

جناب اڈیٹر صاحب سے عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ آپ کا جواب بھی درج کرا دیں کیونکہ اُن کے ہاں تو عام قاعدہ ہے "در دولت ہیں او وہاں جائیے"۔

(راقم آپ کا ایک مخلص)

اڈیٹر۔ بیشک جواب درج کیا جاویگا۔

انوکھی شادیاں

منو جی حکم دیتے ہیں۔ بعد وفات شوہر کے کسی غیر مرد سے محبت نہ کرے۔ منو سمرتی باب ۵ اشلوک ۱۵۱۔

بعد وفات اپنے شوہر کے دوسرے شوہر کا نام بھی نہ لیوے۔ منو سمرتی باب ۵ اشلوک ۱۵۷۔

جو عورت اولاد ہونے کی طمع سے دوسرے خاوند سے جماع کرتی ہے وہ دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور عاقبت میں پاک لوگ یعنی عالم شوہر کو نہیں پاتی۔ منو سمرتی باب ۵ اشلوک ۱۶۱

دوسرے شوہر کے جماع کرنے سے عورت دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور گیدڑ کا جنم پاتی ہے اور پاپ روگوں سے دکھی ہوتی ہے منو سمرتی باب ۵ اشلوک ۱۶۴

جو عورت دوسرے شوہر سے جماع نہیں کرتی اور دل و زبان و جسم کو اپنے قابو میں رکھتی ہے وہ پر لوک میں پتی لوک پاتی ہے اور اچھے لوگ اس کو سادہو کہتے ہیں۔ منو سمرتی باب ۵ اشلوک ۱۶۵۔

اس طرح جو دل و زبان و جسم کو قابو کر کے اس لوک میں بڑی نیکنامی اور پر لوک میں پتی لوک پاتی ہے۔ منو سمرتی باب ۵ اشلوک ۱۶۶۔

دفاکسار [illegible] ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ ازروئے منو شاستر عورت بعد شوہر کے دوسرے شوہر ہرگز نہیں کر سکتی اور اگر عورت دوسرا شوہر کر لے گی تو وہ [illegible] کی جونی میں جاوے گی۔ یعنی ازروئے شاستر عورت بلکہ خاوند کی قطعی اجازت نہیں ہے کہ وہ دوسری شادی کرنے کی اجازت پر ملاحظہ کرو۔

[illegible] جانتے رہے [illegible] کا اثر ہی مر جاتے ہیں اس کا راہ اگنی پوترکی آگ سے اور [illegible] جلا دیں۔ منو سمرتی باب ۵ اشلوک ۱۶۷۔ اس کے بعد آخری عمل کر کے دوسرا بیاہ کریں اور اگن کو استھاپن کریں۔ منو سمرتی باب ۵ اشلوک ۱۶۸

دفاکسار [illegible] کل احباب کو معلوم ہو گیا کہ ازروئے شاستر عورت کے مرنے کے بعد ایک کھشتری ویش، جنہیں شادی ثانی یعنی کر بیاہ کر سکتا ہے مگر عورت خاوند کے بعد مرنے کے شادی نہیں کر سکتی کیسی شاستر کی طرفداری کی تعلیم ہے بنا بریں میں دوستوں سے یہ سوال کرونگا کہ ابھی کوئی مرد شادی اول کے لئے عورتیں یہ عذر پیش کریں کہ تیار ہو کر پیش ہے مردوں کو شادی ثانی کرنے یعنی کر بیاہ کی مخالفت کرنی چاہئے لہٰذا تمہارے ساتھ شادی نہیں کریں بشہادت پرکاش صفحہ ۱۴۴ سابقہ ۱۹۰۸ء) تو اس مرد کا کر بیاہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ تو اب آپ درست جواب دیں کہ حسب حکم منو سمرتی دوسرے شخص کا کیسے دوبارہ ہو سکتا ہے جبکہ ایک کا نکاح کی اجازت دیتی ہو اور دوسری کتاب اس کو منع کرتی ہو اب رہی یہ صورت ہیں لوگ شادی ثانی کو ستیارتھ پرکاش اور منو شاستر دونوں منع کرتے ہیں وہ بھی اپنا نکاح ثانی نہیں کر سکتیں اب آپ درست جواب دیں کہ ان بیگمان اور ان مردوں کے جن کی عورت فوت ہو چکی ہیں کیسے کار دنیوی جاری ہو رہے ہیں جبکہ ہر دو فریق عورت و مرد قانون کے شکنجہ میں جکڑے ہوتے ہیں کیا ایسے قانون کے ذریعے زناکاری کا اندیشہ ہے یا نہیں۔ ذرا جواب انصاف سے دینا کہ اگر بموجب منو شاستر کوئی شخص ویش کھشتری برہمن نکاح ثانی کرے اور عورت بموجب حکم منو شاستر کے نکاح نہ کرے تو وہ مرد کیسے عورت کے ساتھ بیاہ کر سکتا ہے۔ کچھ تو خیال کر کے فرمایا ایک شخص کو اجازت ہو کہ تو فلاں کام کر دوسرے شخص اور دوسرے کو حکم ہو کہ کر تو اس کا جواب دو کہ وہ کام کیسے صورت میں یا قواعد کے ساتھ ہو سکتا ہے کیا منقولہ تعلیم ہے۔

(منشی [illegible] از سنبھل ضلع مراد آباد)

فتاوے

س نمبر ۲۲۷۔ گھر کی پلی ہوئی بکری کے نر بچہ کو اپنے ہاتھ سے خصی کرکے یا قصاب سے خصی کرا کے پالنا اور اس کا قربانی کرنا یا عقیقہ ولیمہ میں ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں خود ایسا کرنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے یا نہیں۔ (خریدار نمبر ۳۵۵)

ج نمبر ۲۲۷۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خصی کا ذبح کرنا ثابت ہے۔ ۲۰ پائی داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۲۸ (۱) زید بالکل عنین ہے اپنی عورت پر قادر نہیں ہو سکتا چند اس کے علاج کروائے گئے مگر کوئی صورت صحت کی نہیں اب وہ اپنی عورت بالغہ کو طلاق دینا چاہتا ہے کیا ایسے عنین کی بیوی مہر کی مستحق ہوگی؟ اور ہوگی تو کتنا مہر لے سکتی ہے اور عدت اس کو لازم ہے یا نہیں چونکہ فی الحال وہ غیر مدخولہ ہے۔

(۲) زید ہندہ سے منسوب تھا اور بکر صغورہ سے مگر عقد کے وقت زید کا صغورہ سے ایجاب قبول ہو گیا اور بکر کا ہندہ سے محض قاضی کی غلطی سے اب زید کے وارث ہندہ کو طلب کرتے ہیں اور بکر کے وارث صغورہ کو۔ قاضی نے جو طلاق اسی وقت سنا ایجاب کا بدل کر دیا اور یہ دو گھنٹے کے بعد بدل ہوا اب ہر دو کا نکاح درست ہوا یا نہیں یا دیگر صورت اس کی درستی کی کیا ہوگی؟

ج نمبر ۲۲۸۔ (۱) مہر کی مستحق ہے چونکہ دخول نہیں ہوا اس لئے نصف۔ من قبل ان تمسوھن فنصف مہر ہوگا (۲) والدین اور دیگر لوگوں کی نیت کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ صحبت لسانی نکاح خوان کی معاف ہوگی۔ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم (پ ۲ ع ۱۲) ۲ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۲۲۹۔ زید مسجد کا پیش امام ہے اول وقت نماز فرض کرا دیا کرتا ہے مقتدی دیر میں آتے ہیں اور کوئی دوسرا نماز پڑھانے والا نہیں ہے تو اس نماز کی امامت ... سوال کا جواب کیلئے آئے تھے مگر راقم ... کو نذیر تھا وہ کھو گیا۔ اسلئے درج اخبار کر دئے گئے (مفتی)

کی جس کو کہ پڑھا تھا اب دریافت ہے کہ نماز درست ہوا یا نہیں۔ فضل حق خفی از کمال پور ضلع میرٹھ

ج نمبر ۲۲۹۔ بحکم حدیث معاذ رضی اللہ عنہ جائز ہے حضرت معاذ عشا کی نماز جماعت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھکر اپنی مسجد میں جاتے اور وہاں جا کر اپنے مقتدیوں کو بھی نماز پڑھاتے۔

س نمبر ۲۳۱۔ تین رکعت وتر زید اس طرح پڑھتا ہے کہ اول قعدہ میں تحیات اور درود اور دعا ماثورہ پڑھکر دونوں طرف سلام کرکے پھر تکبیر تحریمہ کہکے تیسری رکعت میں بسبب یاد نہ ہونے قنوت جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو تعلیم فرمائی تھی۔ بغیر پڑھے رکعت کو پورا کرکے دوسری قعدہ میں بھی مثل سابق کے تحیات اور درود اور دعا ماثورہ پڑھکر سلام دونوں طرف کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ دعا قنوت مروجہ کتب پڑھنا درست نہیں۔ اب دریافت ہے کہ اس طرح سے وتر پڑھنا بعد نماز عشا کے درست ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۱۔ جب دو رکعت پر سلام دیتا ہے تو اسکو چاہئے تحریمہ کہکر تیسری کی نیت باندھے۔ دعا قنوت کوئی پڑھ لے۔ مروجہ دعا بھی جائز ہے۔ جو حاجت درپیش ہو وہ پڑھے تو زیادہ مفید ہے۔ (")

س نمبر ۲۳۲۔ بکر کہتا ہے کہ وتر کی تیسری رکعت میں بعد رکوع کے قومہ میں کہ ہاتھ دعا کیواسطے کشادہ کرکے یہ دعا قنوت تعلیمی امام حسن علیہ السلام پڑھکر سجدہ میں چلا جائے۔ اس میں دریافت ہے کہ اس طرح سے دعا قنوت پڑھنا جائز ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۳۲۔ جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے خدا فرماتا ہے مجھے شرم آتی ہے کہ میں دعا کے وقت بندے کے کھلے ہاتھوں کو خالی واپس کروں۔ مگر اس خاص وقت میں ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں تاہم اس عموم کا خیال کرکے تبدیلی جواز کا ہو سکتا ہے

س نمبر ۲۳۳۔ عمر کہتا ہے کہ دعا قنوت کا ... اگر کوئی پڑھے تو فجر کی نماز میں بالخصوص کے وقت ہاتھ ... اور مقتدی آواز سے آمین کہے بغیر جماعت کے پڑھ کر تو آمین نہ کہے عمر کا کہنا درست ہے یا نہیں۔ ...

ج نمبر ۲۳۳۔ عمر کا کہنا صحیح ہے بلکہ فجر کی بھی مخصوص نہیں ہاں وقت ضرورت ہر نماز میں پڑھ سکتا ہے۔ مقتدی آمین کہہ سکتے ہیں۔ اکیلا آمین کی جگہ وہ تو خود دعا ...

س نمبر ۲۳۴۔ خالد کہتا ہے جماعت فجر کی بعد امام دعا قنوت تعلیمی ہاتھ اٹھا کر پڑھے حالت سکتہ امام کے مقتدی آمین جہری کہا جائے۔ خالد کا کہنا درست ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۳۴۔ یہ بھی جائز ہے لیکن امر دوامی نہیں

س نمبر ۲۳۵۔ سحری کا انتہا وقت طلوع صبح صادق ہے یا طلوع سرخی۔

ج نمبر ۲۳۵۔ طلوع سپیدی حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود۔ اس آیت میں سپیدہ آگے کے استیاز پر حکم لگایا ہے۔ (باقی وارد)

س نمبر ۲۳۵۔ عشا کی نماز فرض چار رکعت معہ جماعت شروع کئے پہلے اب دو رکعت نماز پڑھی بعد تحیات بیٹھے پھر کھڑے ہوئے تیسری رکعت کیلئے۔ بعد تیسری رکعت پھر التحیات کو بیٹھے۔ اتنے میں مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا۔ پھر اوٹھ کر ایک رکعت پڑھی یعنی نماز چار رکعت کو تمام کیا۔ پھر التحیات کو بیٹھ کر پورا کیا اور دو سجدہ سہو کئے پھر سلام دیا۔ کیا مقتدی نے جان اللہ کہ بعد سجدہ سہو امام کا کرنا صحیح ہے یا غلط کیا ایسے وقت میں سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں۔ (محمد عبد الکریم از مدارس)

ج نمبر ۲۳۶۔ حدیث شریف میں ہے میں جب بھولوں تو مجھے یاد دلاؤ۔ بھول کے بعد سجدہ سہو کرنا بھول کا کفارہ ہے۔ مقتدی کا آواز دینا سجدہ سہو کو مانع نہیں۔

س نمبر ۲۳۷۔ ایک شخص کی بیوی انتقال کر گئی اب اس نے بیوی کی قبر کے پاس سر دو طرف قبر پر ایک سرہانے اور ایک پائنتی میں۔ اس بارے میں شرع کا کیا حکم ہے۔ (")

ج نمبر ۲۳۷۔ قبر پر بطور نشان رکھے تو جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی قبر پر بغرض نشان پتھر رکھا تھا۔ لہذا جائز ہے۔ قبر کے اوپر چونا۔ ... معترضہ ہوں۔ ۲ داخل غریب فنڈ

گزشتہ ایام خصوصاً مناظرہ جبلپور میں مولانا کے گلے میں جو تکلیف تھی اب بحمد للہ بالکل آرام ہے (ایڈیٹر)

متفرقات

انجمن اہلحدیث بریلی کے واعظ - انجمن مذکور کی طرف سے مولوی عبد الحق صاحب لاہوری (انارکلی محلہ) وحافظ عبد الکریم صاحب نابینا شاہجہانپوری (محلہ تارین) بغرض اشاعت توحید وسنت وتحصیل چندہ روانہ کئے گئے ہیں۔ دونوں صاحبوں نے ابتک کوئی تحریر کارروائی نہیں بھیجی۔ مولوی صاحب کو دو ماہ سے زائد ہوئے اور حافظ صاحب کو ایکماہ کے قریب ہوا۔ ناظرین ان کی کارروائی سے مطلع کر کے ممنون فرمادیں۔ چندہ دہندگان اُن سے رسید حاصل کر لیا کریں۔

راقم احسن سابق سفیر اہلحدیث کانفرنس۔

بریلی کا پتہ۔ حکیم احسان الحق صاحب بریلی۔ بانس منڈی صدر انجمن مذکور۔

(بے تجربہ کئے کسی کو مقرر کرنے کا نتیجہ یہی ہوتا ہے)

پتہ رسالہ اثبات الخبر (ردا اہل قرآن) ارسال ہوگا۔ عبد اللہ عمرپوری مدرسہ خندق میرٹھ۔

ملنے کا پتہ بھی یہی ہے جو اوپر لکھا گیا۔

غریب فنڈ میں چندہ کی آمد نہیں اور درخواستیں اتنی کثرت میں جو بیان سے واظہار سے بھی نہیں دیکھتے اس لئے رمضان شریف میں احباب کو بالخصوص اس فنڈ کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ از فتوائے فنڈ تسیم زر منہ سابقہ ۲۰۰ باقی ۵ لیر۔

دعاء صحت جناب مولانا عبد الجبار صاحب عمرپوری عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ آجکل میرٹھ محلہ خندق میں ہیں۔ ناظرین دعا کریں خدا اُن کو صحت کاملہ بخشے۔ آمین۔ مولانا اہلحدیث میں ایک جان عالم ہیں۔

مقدمہ مراد آباد انجمن اہلحدیث مراد آباد نے ایک انعامی اشتہار دیا تھا کہ جو حنفی فلاں مسئلہ کا جواب دے جس کا فیصلہ بھی ایک حنفی عالم کے سپرد کیا گیا تھا روپے انعامی بھی امین کے پاس رکھدیے گئے تھے ایک حنفی عالم نے جواب دے کر منصف صاحب حنفی امین صاحب سے وصول کرلئے۔ مگر منصف کا فیصلہ شرائط کے خلاف تھا یہانتک کہ منصف صاحب نے خود بھی لکھدیا تھا کہ یہ تو میری بحیثیت منصف بین الفریقین نہیں بلکہ میں نے بطور فتویٰ کے لکھی ہے انجمن اہلحدیث مراد آباد نے عدالتی چارہ جوئی کی کہ روپیہ امین سے وصول کرنا مجیب کا حق نہیں تھا۔ مورخہ جولائی کو حاکم نے انجمن کو روپیہ واپس دلوادئے خرچہ فریقین بذمہ فریقین۔ آئندہ مدد فریقین خبردار!

تلاش کتاب فیصلہ قرآنی تکذیب مرزا قادیانی کسی بھائی کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔
ملک محمد شریف از مقام لوسی ضلع مظفر گڈھ

اہلحدیث کمپنی کی بابت لکھا جا چکا ہے کہ اس کی ایجاد ہونی چاہئے بعض احباب کی رقوم شرکت شایع ہو چکی ہیں۔ تین اصحاب کی رقوم حسب ذیل ہیں نصیر خانصاحب از ڈیرہ عہ بابو کرم الٰہی صاحب نائب انچارج اسٹیشن منٹگمری صہ۔

محمد صبغۃ اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ اب تک اہلحدیث کمپنی کے ایجاد کے متعلق جو کچھ تجاویز ناظرین اہلحدیث نے پیش کی ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس کے انجام کیلئے کچھ غور کریں۔ اگر عمدہ طور پر گہرے پایہ پر ایجاد ہو تو امید ہے کہ دوسرا انجمنوں سے زیادہ کام والی ثابت ہوگی۔ کیونکہ آجکل ایسی کمپنیوں اور انجمنوں سے نفرت پیدا ہوگئی ہے جو خاص نام کی ہیں۔ امید ہے کہ ضرورت کے موافق چندہ متنفس ذاتی نفع پر نہیں بلکہ اشاعت مذہبی پر خرچ کرنے کیلئے اس کمپنی کے شرکا ہونے میں دریغ نہیں فرمائینگے کیونکہ ہر متنفس کو سو دو سو روپیہ میں نفع ذاتی کا کچھ خیال نہ ہوگا۔ اگر اس کا بندوبست حسب خواہش ہو جاوے تو بندہ بھی اپنی طرف سے ایک ناچیز رقم دینے کا وعدہ کرتا ہے فقط محمد صبغۃ اللہ بن عبد القادر صاحب عرف قادر میاں مرحوم۔ خریدار نمبر ۱۷۔

قبول اسلام مورخہ ۸ شعبان المبارک سنہ ۱۳۴۴ھ کو جناب مولوی محمد حسین صاحب امام مسجد چک نمبر ۲۳ کے ہاتھ پر قصبہ سندری میں مفصلہ ذیل اشخاص اسلام قبول لائے ہیں۔ خدا استقامت بخشے۔

سابقہ نام موتی۔ شرعی نام مولا بخش۔ سابقہ نام عورت کا سردارو۔ شرعی نام سارہ۔ اولاد دو فرزند سابقہ نام سپردو کا رعولی درموں۔ شرعی نام ہردکا

عبد اللہ وامام الدین۔ انہوں نے بہ رضا ورغبت خود اسلام کو بخوشی قبول کیا ہے بکہ خود عدالت میں بھی اس نے اپنا نام اسلامی ظاہر کیا ہے۔

انجمن خدام کعبہ کے صدر مولانا عبد الباری صاحب لکھنوی نے بڑے حوصلے سے اشتہار دیا ہے کہ مسٹر شوکت علی کے نظربند ہونے سے انجمن کے کاروبار میں فرق نہ آئیگا۔ بلکہ بدستور جاری رہیگا۔ ہماری دعا ہے خدا مسٹر موصوف کو بھی جلدی رہا کرائے اور انجمن کو بھی اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے آمین۔

تلاش عزیز ضیاء الرحمٰن پسر راقم کا مولوی عبد اللہ کئی روز سے گم ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ خدا اطلاع دیں۔ حاجی نور الدین ریاست فرید کوٹ ضلع فیروزپور۔

اہلحدیث کانفرنس اور اسکے سکرٹری پر خفگی

کلکتہ کے اخبار رسالت میں کسی نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا جس کا جواب ہیں نے کسی اخبار میں بھیجا جو ناظرین کی آگاہی کیلئے درج ذیل ہے:۔

"فاضل ایڈیٹر رسالت سلمک اللہ تعالیٰ - ایک مضمون بعنوان "اہلحدیث کانفرنس جالپور" مورخہ جولائی کے پرچہ رسالت میں دیکھا جس میں اس امر کی شکایت کی گئی ہے کہ اہلحدیث کانفرنس جالپور ضلع منگیر کا جلسہ ملتوی کیا گیا اور اس التوا کا اعلان نہیں کیا۔ نامہ نگار لکھتا ہے۔ میں جلسہ پر گیا تو سکرٹری کانفرنس نے خوش خلقی کا برتاؤ نہیں کیا وغیرہ۔

مجھے ان باتوں میں سے صرف اس بات کا جواب دینا ہے کہ جالپور میں اہلحدیث کانفرنس نہیں نہ اس کا جلسہ تھا ممکن ہے مقامی انجمن اہلحدیث جالپور کا جلسہ ہو۔ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا صدر دفتر دہلی میں ہے اور اس کے سالانہ جلسے مختلف شہروں میں ہوا کرتے ہیں چنانچہ گزشتہ جلسہ علیگڈھ میں ہوا تھا اور آئندہ بنارس میں ہوگا۔ انشاءاللہ مہربانی کر کے اس نوٹ کو درج کر دیں تاکہ اہلحدیث کانفرنس اور اس کے سکرٹری پر ناکردہ گناہ کا الزام عائد نہ ہو باقی باتوں کا جواب دینا انجمن اہلحدیث جالپور کے سکرٹری کا فرض ہے۔ خاکسار ابو الوفاء ثناء اللہ سکرٹری

اہلحدیث - از امرتسر

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۵ جولائی سے ۱۵ جولائی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

اس ہفتہ بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے بحیرہ شمالی میں چند ایک تجارتی جہازوں کو غرق کر دیا۔

بحیرہ بالٹک میں ایک روسی آبدوز کشتی نے ایک جرمن جنگی جہاز کو غرق کر دیا۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ ایک روسی آبدوز کشتی نے بحیرہ اسود میں ایک تجارتی جہاز اور ۲ اسٹیمر غرق کر دیئے۔

پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی جہاز کا تیج درہ دانیال میں غرق ہو گیا۔

دو فرانسیسی جنگی جہازوں نے دو جرمن آبدوز کشتیوں پر گولہ باری کی۔

اٹلی کے ایک جنگی جہاز کو تارپیڈو لگا اور وہ غرق ہو گیا۔

جرمن آبدوز کشتی یو ۳۰۔ ۳۰ گھنٹہ تک ڈوبے رہنے کے بعد تیرائی گئی۔ عملہ کا صرف ایک آدمی مرا۔

ایک روسی اطلاع مظہر ہے کہ ان کے ہوائی جہاز نے گلیشیا میں جرمن ٹرینوں پر بم گرائے ایک ٹرین میں آگ لگ گئی۔ اور ۲۰۰ ہزار گولے اڑ گئے۔

جرمن ہوائی جہاز ۱۴ جولائی انگلستان پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن انگریزی ہوائی جہازوں نے انہیں بھگا دیا۔

فرانسیسی ہوائی جہاز بھی مختلف مقامات پر بڑی سرگرمی سے حملے کر رہے ہیں۔

ایک انگریزی آبی ہوائی جہاز نے سمرنا اور ایلی پر بم گرائے۔

اٹلی کے ایک ہوائی جہاز نے ٹریسٹ (آسٹریا) کے اسلحہ خانہ پر بم گرا کر سخت نقصان پہنچایا۔

دردانیال میں ترکی اور متحدہ فوجوں میں سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

فرانسیسی جنرل گورا ڈ سخت زخمی ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ ترکی کمانڈر جنرل لیمان پاشا بھی زخمی ہو گیا ہے اور اس کی جگہ گیلی پولی کی فوجوں کی کمان خود انور پاشا کر رہے ہیں۔

گیلی پولی کی لڑائی میں گورکھا فوجوں نے بڑی بہادری دکھائی۔

مشرقی میدان جنگ میں کئی جگہ روسیوں نے جرمن آسٹروی فوجوں کی پیشقدمی روک دی ہے لیکن گلیشیا میں سلین کی طرف ابھی تک جرمن آسٹروی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔

جنوبی رزمگاہ یعنی اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر آسٹروی فوجوں نے جوابی حملے کئے لیکن پسپا کئے گئے۔

روم سے کا تار مظہر ہے کہ آسٹروی فوجیں نہایت جانبازی سے لڑ رہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک آسٹروی جرمن جنگی کونسل میں آسٹروی اور جرمن جنرلوں میں اختلاف رائے ہو گیا جس پر آسٹریا کے تین جنرل برخاست کئے گئے۔

امسٹرڈم سے اخبارون کے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ جرمن مغربی میدان جنگ میں مزید توپیں اور فوجیں بھیج رہے ہیں۔

انگریزی فوجوں نے میپرز کے شمال میں جرمنوں کی دو سو گز لمبی خندقیں چھین لیں۔

فرانسیسی فوجوں نے دستی گولوں کی مدد سے مغربی دشت پیرس میں دو سو میٹر خندقوں پر قبضہ کر لیا جرمنوں نے سوشیر کے سٹیشن پر حملہ کیا تاکہ کھوئی ہوئی خندقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیں۔ آٹھ سو میں سے سو میٹر پر قبضہ کرنے میں انہیں کامیابی ہوئی۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ ۳۰ مئی تک ۴ لاکھ فرانسیسی مقتول ۱۰ لاکھ مجروح اور ۳ لاکھ مفقود الخبر ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ قیصر جرمنی نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ اکتوبر تک میں جنگ کو ختم کر دونگا۔

کہتے ہیں کہ لوڈز میں قیصر نے یہودیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ میں مسیح ہوں اور تمہیں نجات دینے کے لئے آیا ہوں۔

دیوان عام میں مسٹر ٹینٹ نے کہا کہ اتنک انگریزی سپاہ میں ۷ فیصدی اعضا کٹ گئے ۵۰۰۰ عمل جراحی ہو گئے ہیں۔

گورنمنٹ اٹلی نے قرضہ کیلئے اپیل کی تھا اس پر تمام اٹلی میں جوش پھیلا ہوا ہے۔ چھوٹے بڑے بنک اور ساہوکار قرضہ کے تمسکات خرید رہے ہیں۔

انگلستان کے جنگی قرضہ کے اعلان ہوتے ہی ایک کارخانہ شراب کے مالکوں نے ساڑھے سات کروڑ روپیہ کے اور ایک تمباکو کی کمپنی نے ڈیڑھ کروڑ کے تمسکات خرید لئے ہیں۔ بیمہ کمپنیاں بھی بڑی بڑی رقوم پیش کر رہی ہیں۔

حکومت اٹلی نے تمام ملک کے کارخانوں کو سامان جنگ تیار کرنے کیلئے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہنگری میں سے جو جیل باہر جرمن جنگی امانچی مقید قسطنطنیہ نے جو حال ہی میں سو فیا (بلغاریہ) میں جرمن شیر مقرر ہوا تھا خودکشی کر لی ہے۔

گورنمنٹ ہنسلے ہالینڈ اور اس کے مقبوضات کیلئے چاولوں کی برآمد ممنوع قرار دی ہے۔

جنوب مغربی جرمن افریقہ کو جنرل بوتھا فتح کر رہا ہے اور اب اس کا بہت تھوڑا حصہ فتح ہونا رہ گیا ہے۔

پاؤنیر الہ آباد کا نامہ نگار مقیم پیرس سے لکھتا ہے کہ بہت سے جاپانی فرانسیسی فوجوں میں جوش سے لڑ رہے ہیں۔

کلکتہ کے انگریزی اخبار سٹیٹسمین نے فوجی امداد کیلئے جو فنڈ کھولا تھا اس میں ۲۴ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے۔

ایک سادھو قیدی دہلی کے سلیم گڑھ برج میں توپوں کو زنگ لگا رہا پکڑا گیا۔

رسالہ رائل کولونیل انسٹیٹیوٹ لنڈن میں ایک صاحب نے لکھا ہے کہ مشرقی جرمن افریقہ کو فتح کر کے اسے ہندوستانی نو آبادی بنا دینا چاہئے۔

لنڈن ٹائمز لکھتا ہے کہ ہندوستان کو مالداروں سے قرضہ جنگ لینا عملی طور پر ممکن ہے۔

مشرقی بنگال میں سخت قحط پڑ رہا ہے۔

حضور نظام نے حفاظت آثار قدیمہ کے لئے ۱۰ ہزار روپے کی منظوری دی ہے۔

بارش پنجشنبہ سے جو بارش ہوئی کہ ہزاروں اور لاکھوں تک ہو گی ۔ دسویں روز منتہ کو بارش بند ہوئی تین روز سے ابر محیط تھا کہ آج کچھ آفتاب کی شکل نظر آئی ہے ۔ اذ سید نے چھپا رہ ۔ ملک ... سید ... انجمن اسلامیہ ۔

مختصر فہرست کتب

بابت ماہ رمضان المبارک

دیوان حافظ فارسی مجلد ۹؍ احوال الآخرت (حافظ محمد صاحب پنجابی) ۸؍ قانونچہ پنجابی ۸؍ تحفۃ الہند ۸؍ طب اکبر کلاں اردو ۴؍ غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب ؏ عمہ حسن القواعد ؏ تحریر المفردات خورد ۸؍ توبۃ النصوح ۸؍ بنات النعش ۸؍ بوستان مترجم عمدہ ۱۰؍ بدیع الجمال (پنجابی) ۸؍ خطبات التوحید ۸؍ سیفر السعادت انواع بارک اللہ ؏ تذکرہ اولیاء ؏ مسند امام اعظم ؏ بلاغ المبین ؏ اکسیر ہدایت ؏ تاریخ الخلفاء ؏ ارشاد الطالبین بہشتی زیور کامل آٹھ حصہ ؏ عقل شعور ؏ طب کریمی ؏ بلوغ المرام ۱۰؍ اخلاق جلالی ؏ انواع عبداللہ ؏ غیاث اللغات مع چراغ ہدایت ؏ غیاث اللغات ؏ کامل ؏ کریم اللغات اردو عمدہ ۵؍ ✦

علاوہ ازیں

ہر قسم کے قرآن مجید معرا و مترجم۔ حمائل شریف معرا و مترجم ۸؍ ہدیہ سے لیکر ؏ تک کے۔ نیز ہر قسم کی کتابیں ذیل کے پتہ سے منگوائیے۔ انشاء اللہ دوسروں کی نسبت مال عمدہ اور ارزاں ارسال ہوگا ✦

خاکسار

مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار جیل سنگھ امرتسر

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔ قیمت فی چھٹانک ؏ آدھ پاؤ پختہ ؏ پاؤ پختہ ؏ مع محصولڈاک وغیرہ ✦

تازہ شہادات

جناب حکیم علیجان صاحب پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔ قبل ازیں ہم نے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک مہربانی فرما کر ہمارے پتہ سے ارسال فرما دیں۔ ممنون ہونگا ✦ ۸ جون ۱۹۱۵ء

جناب مولوی عبدالستار صاحب کوہرے لکھتے ہیں:۔ پھر بہت عرصہ کے بعد آپکے کارخانہ سے مومیائی طلب کر کے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ معاف فرمائیے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ کی تیار کردہ مومیائی بفضلہ تعالیٰ امراض کے لئے ہر موسم میں تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے میں اپنے احباب کیلئے وقتاً فوقتاً منگایا کرتا ہوں۔ میرے ملنے والے ایک صاحب ہیں ان پر مہربانی کر کے ان کے نام پتہ ذیل پر ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلیو جلد ترسیل کرو

جناب مولوی فضل الرحمن صاحب تارا نگر ضلع مرشد آباد سے تحریر فرماتے ہیں:۔ آپ کی مومیائی کے استعمال سے بالکیں بہر صورت اچھا ہوا۔ اس وقت میرے دوست ڈپٹی انسپکٹر صاحب کے نام پر ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرمادیں ✦ ۲۶ مئی ۱۹۱۵ء

ملنے کا پتہ: پروپرائیٹر دی سیڈلیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت جنابت۔ ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت جنابت دور ہو جاتی ہے۔ ضعف دل اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں ... عمہ
روغن خضاب۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتی ہیں۔ عمہ
حبوب بواسیر ہر قسم۔ بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر .... عمہ
سرمہ منور چشم۔ اس سرمہ کی استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہوتے ہیں علاوہ عینک لگانے کی عادت چھوٹ جاتی ہے
دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہی ... ضرور آرام ہو جاتا ہے فی تولہ ۸ ر

المشتہر
مینیجر شفاخانہ یونانی خشیہ چوک گوجرانوالہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی غمی کی کامل اصلاح کیگئی ہے۔ بعض بیماریوں کے نسخے اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں۔ خصوصاً عورتوں کیلئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے۔ ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

سلکی عمامہ

ناظرین! میرے یہاں ... ہے۔ اگر آپ کو ... ایک دفعہ منگائیے ... ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ... کے مختلف ... قیمت بھی مختلف ہوتی ہے ... روانہ ہوتا ہے جس کی تصدیق ایک دفعہ منگانے سے ہو سکتی ہے۔ مثلاً صافہ۔ دھوتی۔ ساڑھی۔ کوٹ شیروانی اور کرتے وغیرہ کے ہوتا ہے۔ قابل دید شئے ہے اس کی خوبی اور عمدگی دیکھنے پر منحصر ہے پائداری کے لحاظ سے سب شہری کپڑوں سے اعلیٰ اور افضل ہے جب آپ اس کا استعمال کرینگے تو آپکے ہمعصر دوست تقاضا کرینگے کہ ایسا ہی ایک ساقاہم کو بھی منگوا دیجئے کیونکہ ان پر سادگی اور صوفیانہ پن دونوں ختم ہیں۔

نوٹ۔ ہر فرد کی تعمیل حسب مرضی خریدار ... صفائی اور راستبازی سے کیجاتی ہے جس کے صرف ... مجھ کو صرف ... التماس کرنے کی جرأت ہوئی ہے کہ جو صاحب ایکدفعہ آزمائش ... معاملہ کرکے اس نیازمند کی ... ممکن نہیں کہ پھر ... کی خدمتگذاری سے ... ہوں۔ ... وغیرہ سے ... استحان ...

ایم ... ایجنٹ اینڈ مرچنٹ۔
صدر بازار ... یوپی۔

ادل ثبات پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

میرا سرمہ کوئی ... اشتہار نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کرامت ہے۔ ہاں البتہ اس کے اجزاء یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت ... بلا اشتہار ... صحت پا چکے ہیں ... عام کیا ... استعمال ... کی ... اسیوقت ... دور ہو جاتی ہے۔ پھر ... تین دفعہ استعمال کرنے سے ... دور ہو جاتا ہے ... ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام ... اور مسوڑھوں کا ورم ہونا ... کو دور کر دیتا ہے اور ... کو خوشبودار کر دیتا ہے ... مگر نہایت مفید اور مجرب ہے ... قیمت فی ... ہر قسم کی ... مجرب مرکب ادویہ مل سکتی ہیں۔ المشتہر

خادم الاطبا محمد زبیر جعفری پھلواری غفرلہ

ناظرین اہلحدیث کے لئے خاص رعایت

یکم رمضان المبارک سے ... تک ... فرمائش آئیگی اسے کتاب مستطاب نصرۃ الواعظین اور ... سید المرسلین جس کا مفصل اشتہار پرچہ اہلحدیث میں شائع ہو چکا ہے نصف قیمت پر ... روانہ کیجائیگی اور یادش کے ہمراہ فضائل محمدیہ بھی نصف قیمت پر دیجائیگی مسلمان یہ موقع غنیمت جانکر جلد منگائیں اور اپنے نبی کے اوصاف و فضائل خصائل ... ملاحظہ فرمائیں ... صاف اور ... کا حوالہ ضرور دو۔

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی محلہ گڈھیا بانس بریلی

اشتہار کتب

آجکل ہمارے پاس مفصلہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں اور آخیر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی

نام کتاب	زبان	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
قیام اللیل قیام رمضان / مع مختصر بر وتر ہی	عربی	۱۲	۱۰
... / در جاناں القمرآن / مع ترجمہ اردو			
...		۵	۴
... شرح بخاری ...	فارسی	...	...
شرح بخاری جلد ششم	فارسی	...	...
سوانح ...	اردو	...	۵
قصیدہ ... مع ترجمہ	اردو	...	...
...	عربی	...	...
... سید احمد ...	اردو	...	...
سوانح احمد ...		...	...

عبدالغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد